بسم اللہ

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم

امابعد! تمام تعریف وتسبیح اللہ وحدہ لاشریک لہ کے لئے ہیں جو تمام دنیا آخرت کے مالک وخالق ہیں، اور درود وسلام نبی محترم آخر الزماں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو دونوں جہان کے لئے رحمت بن کر آئے، "اللھم صلی علی محمد وعلی آل محمد وبارک وسلم علیہ" میں اپنی سعادت وخوش بختی ونصیبی سمجھتا ہوں کہ اپنے شیخ مکرم مرحوم ومغفور حضرت مولانا موصوف شیخ خالد صاحب کی سوانح (حیات) مقدسہ کے متعلق کچھ تحریر کروں، کیونکہ میرے ساتھ چند سالوں میں ان کے تعلقات کی ایسی کڑیاں بند گئیں جیسا کہ ایک معلم و متعلم استاذ وشاگرد باپ و بیٹا۔

پہلی ملاقات:

میری پہلی ملاقات حضرتؒ سے اسوقت ہوئی جب میں نیوزی لینڈ ۱۹۹۵ء دسمبر میں آیا تو ہم جمعۃ المبارک پڑھنے کے لئے ولنگٹن (Wellington) کے مرکزی اسلامک سنٹر نیوٹاؤن (Newtown) میں گئے، (جہاں اب ہمارے شفیق بھائی مولانا شیخ محمد عامر صاحب کا گھر ہے) تو نماز جمعۃ المبارک ادا کرنے کے بعد ہمارے محترم بزرگ حاجی محمد یوسف صاحب حضرتؒ کے آفس وکمرے میں مجھے ملوانے کے لئے لے گئے جہاں حضرت جمعہ سے پہلے وبعد میں بیٹھا کرتے تھے، ہمارا آپس میں تعارف کروایا اور حضرت گلے ملے اور اپنے مشفقانہ انداز میں فرمایا کہ بھئی اچھے موسم میں آئے ہو کیونکہ بنسبت پاکستان یہاں زیادہ سردی پڑتی ہے اور یہاں آجکل گرمیوں کا موسم ہے اور واقعی یہاں کی گرمی پاکستان کی نسبت زیادہ سخت ہے اور موسم سرما کا تو پوچھو مت ماشاء اللہ! سو الحمد اللہ مولانا سے اور بھی مکالمے اور علم وعمل وفکر کی باتیں چلیں حضرت نے بڑی تسلی دی اور پیار ومحبت سے سراہا اور اپنے نور علم سے مستفید کیا اس پہلی ملاقات سے میں نے محسوس کرلیا کہ یہ شخصیت محبتوں اور علوم کا منبع ہے اور بعد میں آپس میں رشتوں کی ایک کڑی جڑ گئی۔

تعلیم وتربیت ورہبر ورہنما:

آپ ایک ایسے مکتبہ فکر کے فارغ التحصیل تھے جو ہمارے ہندوپاک میں ہی نہیں بلکہ پوری دنیا میں مشہور ومعروف دینی درسگاہ دیوبند کے نام سے معروف ہے بعد ازاں جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ سعودی عرب میں نمایاں پوزیشن میں کامیابی سے فراغت حاصل کی، آپ گھانا اور نیوزی لینڈ میں خاص طور پر اور دوسرے مقامات میں عمومی طور پر دعوت وتبلیغ کی ذمہ داریاں سرانجام دیتے رہے، جس کے لئے رب العزت نے ہمیں پیدا فرمایا ہے: ارشاد خداوندی ہے "کنتم خیر امۃ الخ" تم بہترین امت ہو جو لوگوں کی نفع رسانی کے لئے نکالی گئی ہو۔ اور دوسری جگہ ارشاد باری تعالی ہے، "ومن احسن قولا ممن دعا الی اللہ" سب سے اچھا اور بہتر انسان وہ ہے جو لوگوں کو اللہ کی طرف بلاتا اور اپنے خالق حقیقی کی پہچان کرواتا ہے، حضرتِ بھی اسی کی ایک سنہری کڑی تھے، اللہ تعالی نے انہیں علم وفضل کے

جس بلند مرتبہ پر فائز کیا تھا اسے ایک دنیا جانتی ہے، خصوصاً عرب و نیوزی لینڈ کے تعلقات پر وہ ایک سند اور اتھارٹی تھے، یہاں ایک شعر زیر تحریر کرنا چاہتا ہوں،

اس خطۂ اعظم گڑھ پہ مگر فیضان تجلی ہے یکسر — جو ذرہ یہاں سے اٹھتا ہے وہ نیر اعظم ہوتا ہے

علم کے لحاظ سے آپ بحر العلم تھے کسی بھی موضوع پر آپ ایک چمکتا ہوا چراغ تھے حضرت کی زندگی میں بڑے نشیب وفراز آئے بسا اوقات ایسا محسوس ہونے لگا کہ یہ کٹھن مراحل ان کے قدموں کو علم وتحقیق و دعوت وتبلیغ کے کاموں سے ہٹا دیں گے، مگر دست قدرت نے یاوری کی اور حضرت کو وہ ہمت وحوصلہ بخشا کہ ان تمام دشواریوں کا نہایت خندہ پیشانی اور پورے صبر واستقامت کے ساتھ مقابلہ کیا، اور اپنے آپ کو شمع علم کے لئے پگھلاتے رہے، اور یہ ثابت کر دیا کہ دنیا میں مرد مومن اللہ کی رضا وخوشنودی اور لوگوں کی فلاح وبہبود کے لئے زندہ رہتا ہے، آپؒ نے جتنی دیر تک امامت وخطابت تعلیم وتعلم دعوت وتبلیغ وتربیت الناس کی ذمہ داریوں کو سنبھالے رکھا آپ نے کماحقہ اللہ عزوجل سے سونپی ہوئی ذمہ داری کا حق ادا کر کے دکھلایا، آپ نے ایسی رہبری ورہنمائی فرمائی کہ آپ کی صحبت وتربیت نے عوام الناس کو خواص الناس میں تبدیل کر دیا پھر انہی چمکتے دمکتے موتیوں سے صحیح احسن تقویم بن کر اپنے اپنے گھروں کو ہی نہیں بلکہ پوری پوری قوم کو سیدھی راہ صراط مستقیم پر لانے کی کوشش میں لگ گئے، کیونکہ ان کو اس مفکر اسلام نے یہ پڑھا اور سمجھا دیا تھا کہ اللہ تعالی کا ارشاد گرامی ہے "وجاھدوا فی اللہ حق جھادہ ھو اجتبکم الخ" اور سعی وکوشش کرو جسکا جہد وکوشش کرنے کا صحیح حق وطریقہ ہے کیونکہ اللہ پاک نے آپ کو منتخب فرمالیا ہے، دوسری جگہ ارشاد خداوندی ہے "قل ھذہ سبیلی أدعوا الی اللہ علی بصیرۃ انا ومن اتبعنی الخ" فرما دیجئے کہ یہی میرا اور میرے چاہنے واتباع و پیچھے چلنے والوں کا راستہ ہے کہ اللہ کے دین کی طرف حکمت ودانائی کے ساتھ بلانا۔

آپ امامت وخطابت کے علاوہ دعوت وتبلیغ کے سلسلے میں مصالحتی انداز میں پورے نیوزی لینڈ میں تمام شہروں کا دورہ فرماتے اس کے علاوہ عرب ودوسرے ممالک کے ساتھ بھی خوشگوار مراسم کو قائم رکھا تھا، کیونکہ آپ کو رئیس العلماء کی حیثیت سے (جو کہ من جانب اللہ لقب ملا) جانا جاتا تھا، حضرت نے جہاں تک میری سوچ ہے تبلیغی جماعت کے بھی کسی پروگرام یعنی کہ جوڑ واجتماع کو بھی شرکت کئے بغیر نہیں چھوڑا، شادی ہو یا مرنا آپ سرپرست ہوتے تھے لوگوں کے ہم وغم اور خوشی میں آپ کا منشا وکاوش یہ ہوتی تھی کہ کوئی کام شریعت مطہرہ سے باہر نہ ہو اس لئے کہ اللہ تعالی کا ارشاد پاک ہے: "ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ الخ" اپنے پروردگار کے راستے کی طرف بلائیے حکمت ودانائی کے ساتھ اور اچھی اچھی وعظ ونصیحت کیجئے۔

بحیثیت رئیس العلماء آپ کی ہی سرپرستی میں انٹرنیشنل مسلم ایسوسی ایشن آف نیوزی لینڈ جس کو مختصراً ایمان کے لفظ سے پکارا جاتا ہے یہ آرگنائزیشن آپ سے پہلے کی بنی ہوئی تو تھی مگر صحیح وجود میں اور عمال صحیح کام میں متحرک ہو کر نہ صرف ولنگٹن بلکہ پورے نیوزی لینڈ اور باہر کی ذمہ داریوں کو بھی صحیح طریقے سے سرانجام دینے لگے۔ یہ سب رحمت خداوندی تھی کہ اسی لئے وہ سب سے آگے تھے۔

فوقیت واحترام:

جہاں آپ کو خواص الناس وعوام الناس میں اللہ تعالی نے ایک مقام بخشا تھا کہ ہر کوئی آپ کی حمد وثنا کے گیت گاتا تھا وہاں آپ بھی

بڑے چھوٹے کا امتیاز رکھتے تھے، ہر انسان کو اس کے مقام وحیثیت کی کسوٹی پر رکھتے تھے جس کا نتیجہ یہ تھا اور ہے کہ آج بھی آپ کو اچھے الفاظ وعزت کی نگاہ سے دیکھتے اور پکارتے ہیں ہر کوئی ان کی محبت سے لبریز بس آپ یوں کہہ لیجئے کہ آپ اس کی بنیاد تھے جس کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے "انما یعمر مساجد اللہ من امن باللہ والیوم الآخر واقام الصلوۃ واتی الزکوۃ ولم یخش الا اللہ فعسیٰ اولٰئک ان یکونوا من المھتدین" اور ان پر فدا ہے۔

محبت ہمیں ان انسانوں سے ہے جنہیں سنت مصطفیٰ ہے پسند

حسن معاشرت:

اللہ تعالیٰ نے دنیا کے عظیم انسان سردار دوجہاں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرمایا: "انک لعلی خلق عظیم" دوسرے مقام پر "فبما رحمۃ من اللہ لنت لھم ولو کنت فظا غلیظ القلب لانفضوا من حولک" کہ بہترین اخلاق اور نرم مزاجی ایک ایسی چیز ہے کہ جس سے لوگ آپ کے ساتھ جڑیں گے وگرنہ دور ہو جائیں گے۔ سردار دوجہاں نے ہی یہ ہمیں سبق سکھلایا آپ نے لوگوں کے دل جیتے اور ان کے دلوں پر حکومت کی کہ لوگ فوج در فوج آپ کی طرف یعنی دین اسلام کی طرف اُمڈ پڑے، حضرت مولانا ومرشدی بھی اسی نقش قدم پر چلے کہ ہر انسان کے ساتھ حسن اخلاق سے پیش آتے حتیٰ کہ اپنوں وغیروں کی طرف سے کچھ معاملات درپیش آئے تو بڑے ہی حسن اسلوبی سے ان کا حل نکالتے یا نکلواتے چونکہ وقت کے فقیہ وحکیم تھے،

دانائی تو عطائے الٰہی تھی، اسی لئے وہ صابر وشاکر تھے۔

بے جا کبھی کسی سے الجھتے نہیں تھے ہر ایک ے ساتھ ان کا ملنا جلنا تھا اگر ایک دو ہفتہ کسی کو نہیں ملے تو فون کال کر کے حال دریافت فرماتے، ابھی حال ہی میں ایک دن کی بات ہے چچا عبدالوہاب صاحب ان کے خاص نمازی ومقتدی اور دوسرے لفظوں مین مرید خاص کہہ لو کہ میرے پاس بیٹھے تھے اور آپ کی مدح وتعریف میں بڑے ہی اچھے انداز میں گفتگو فرما رہے تھے اور مزید فرما رہے تھے کہ کبھی ایک دو نماز میں اگر میں نہیں پہنچ پاتا تو وہ مجھے فون کال کرتے اور حال دریافت فرماتے یہ بھی بڑے اچھے انسان ہیں حضرت کی صحبت وتربیت کا اثر تھا اور ہے کہ ان کے دور میں اور آج بھی تقریباً مسجد کی صفائی ان کا شیوہ بن چکا ہے اور نمازی تو پہلے بھی تھے مگر پکے نمازی اور قرآن کی تلاوت اسی دور سے مسلسل جاری وساری ہے، ماشاء اللہ واقعی بڑے پکے نمازی اور مؤذن ہیں اللہ تعالیٰ قبول ومنظور عطا فرمائیں، آمین

اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ بھی آپ کی ذرہ نوازی، شفقت ومحبت کا نتیجہ ہے کہ میرے جیسے لاغر وکمزور وخاکسار بندۂ ناچیز کو جو کہ امامت وخطابت کے اس اعلیٰ منصب پر یہ ادنی سا بندہ ادا کر رہا ہے یہ آپ کی دی ہوئی ایک نشانی وتحفہ ہے کہ میں جب نیوزی لینڈ آیا جیسا کہ شروع میں میں نے بتایا کہ حضرت سے پہلی ملاقات پھر تو بعد میں شیر وشکر ہو گئے۔ تو شروع شروع میں تو میں بزنس میں لگا ہوا تھا کہ آپ جب کبھی ادھر اُدھر دورے پہ جاتے تو مجھے فرماتے کہ جمعۃ المبارک ونماز وغیرہ پڑھانے کو تو لبیک کہتے ہوئے اس ذمہ داری کو جس کے لئے (اللہ تعالیٰ نے ہم تمام امت مسلمہ کو پیدا فرمایا ہے) ادا کرنے کی کوشش کرتا اور نماز تراویح وغیرہ پڑھانے کا شرف بھی آپ کی فرمائش پر آپ کی موجودگی میں حاصل ہوا، الحمد للہ یہ سلسلہ ابھی تک جاری وساری ہے، اللہ تعالیٰ قبول ومنظور عطا فرمائیں (آمین)

بعدازاں کچھ حالات ایسے ہوئے کہ اس بزنس کو خیر باد کیا اور مستقل اللہ پاک نے اسی کام کے لئے قبول فرمالیا اللہ تعالی استقامت بخشیں (آمین) بات کرنے کا مقصد یہ تھا کہ آپ کی صحبت وتربیت کا اثر یہ ہوا کہ ہم بھی ایک معاشرے کے ساتھ جڑ گئے اور اصلی ذمہ داری کی طرف آگئے، اور جس اسلامک سینٹر پوریروا (Porirua) میں ابھی میں ہوں یہ بھی حضرت کی کوشش وکاوش کا نتیجہ ہے اور اب جس مرکزی اسلامک سینٹر کلبرنی میں ابھی حضرت کے ہی داماد و بیٹے حضرت مولانا شیخ محمد عامر صاحب امامت وخطابت کی ذمہ داریاں سرانجام دے رہے ہیں وہ بھی آپ کی فکر وسوچ ومشاور ونصائح سے وجود میں آیا

ساعۃ اخیرہ آخری وقت:

اللہ تعالی کے فضل وکرم سے اور آپکی دعاؤں وکوشش وکاوش سے مجھے یہ شرف حاصل ہوا کہ رابطۃ العالم الاسلامی حکومت سعودی عرب کی طرف سے ائمۃ الدعاۃ کے کورس یا تعلیم کے دوران حج مبارک کی سعادت نصیب ہوئی، اللہ تعالی اپنی بارگاہ میں قبول فرمائیں (آمین) یہ تعلیم وحج شاید آپ کی ہی محبت ودعا کا ثمرہ تھا۔

فراغت کے بعد جب میں واپس آیا تو حضرت بیماری کے ایام میں گذر رہے تھے عیادت کے لئے جب ہم گئے تو حضرت اپنے بستر سے اٹھ کر بیٹھک والے کمرے میں ہمیں ملنے کے لئے مسکراتے ہوئے اپنا چاند سا چہرہ چمکتا دمکتا لیئے ہوئے تشریف فرما ہوئے ان الفاظ کے ساتھ کہ بیمار ہوگئے ورنہ ہم خود آپ کے گھر ملنے کے لئے آتے، میں نے کہا حضرت یہ کیا فرمارہے ہیں یہ تو ہمارا ہی فرض بنتا تھا جو اللہ نے ہم سے پورا کروایا، بالآخر چائے پانی بسکٹ وغیرہ چلے دوران خورد ونوش وگفت وشنید کے ایک مزاحیہ بات بیماری کی وجہ سے آپ کو میٹھا کھانا غالبا ممنوع تھا الا یہ قدرتی بات ہے کہ جو چیز چھپائی اور منع کی جاتی ہے اس کو کرنے، دیکھنے، سننے میں دل کو بڑی ہلچل ہوتی اور مزہ آتا ہے اور میں نے دیکھا کہ کیا بات ہے حضرت بسکٹ وغیرہ اور دوسری اشیاء شیریں بڑی سرعت سے کھاتے جارہے ہیں اور مسکرارہے ہیں، بالآخر بول پڑے ارے کہیں وہ نہ آجائیں اور چپکے سے بسکٹ وغیرہ چھپالیا ارے وہ آگئیں یہ زوجہ محترمہ جو کہ ہماری روحانی اماں و والدہ محترمہ ہیں، تو پھر خوب ہنسا ہنسی ہوئی کیونکہ پکڑے گئے، بہر حال دن گزرتے گئے انہیں بیماری کے ایام میں ہی میں ایک دن مغرب کی نماز پڑھنے کے لئے اسلامک سینٹر پوریروا جہاں ابھی میں ہی رہ رہا ہوں اس وقت ہمارے موصوف بھائی محمد عامر صاحب رہ رہے تھے فرمانے لگے کہ حضرت کی طبیعت زیادہ ناساز ہوگئی ہے باہمی مشورے سے نماز کے فورا بعد ہم ولنگٹن آپ کے گھر سیدھے آپ کے روم و کمرے میں گئے جہاں آپ اپنے بستر پر آرام پذیر تھے وہاں ڈاکٹر خالد سندھو صاحب جن کا تعلق پاکستان سے ہے حضرت کے پرانے مریدوں اور دوستوں میں سے ہیں وہ آپ کی تیمارداری وعلاج ومعالجے کے لئے آپ کے پاس کھڑے تھے کہ میں اور محترم وعزیزم مولانا محمد عامر صاحب نے سورہ یٰسین وغیرہ پڑھی اس کے فورا بعد یا دوران قرأت حضرت کی سانس خراٹوں میں چلنا شروع کردی اور بس کہ وہ اٹل فیصلہ ہوگیا جس کے لئے ارشاد عزوجل ہے "ولكل امة أجل فاذا جاء اجلهم لا يستاخرون ساعة ولا يستقدمون" دوسرے مقام پر "كل نفس ذائقة الموت" تیسرے مقام پر "كل من عليها فان" مختصرا موت کا وقت جو مقرر ہے وہ تو آنا ہی ہے اور ہر ایک کو اس کا مزہ چکھنا ہے۔ پھر کیا تھا کہ ہم ایک دوسرے کے گلے مل کر رورہے تھے اور یہ فطرت انسانی ہے کہ رونا

انسان کو آہی جاتا ہے کیا بتاؤں کہ عجیب منظر ہو گیا تھا کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا تھا یہ کیسے ہو گیا اور اب کیا ہو گا بس اللہ تعالی ہی ہم سب کے وارث ہیں "فالله خير حافظا وهو ارحم الراحمين" یعنی اس کی مدد سے صبر و تسکین وہ سیدھی راہ ملتی ہے۔ آپ کے اسوہ حسنہ اور حسن اخلاق و معاشرت و یگانگت امت کا زندہ ثبوت یہ بھی ملا کہ آپ کے آخری دیدار و ملاقات یعنی کہ جنازہ پر الحمد للہ نظارہ یہ تھا کہ تمام مکاتب وفکر کے علماء وفقہاء ادباء وہ دیگر ممالک کے وزراء وسفراء اس کے ساتھ ساتھ بفضل اللہ تعالی تمام عوام الناس وخواص الناس نے شرکت کر کے دکھا دیا کہ اس امت کا دلربا ور رفیق و عظیم انسان اس دنیاء فانی سے رحلت فرما کر اپنے خالق حقیقی سے جاملا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آگاہ اپنی موت سے کوئی بشر نہیں　　　ساماں سو برس کا پل کی خبر نہیں

اللہ تعالی آپ کی قبر کو اپنے نور و رحمت سے منور اور روشن عطا فرمائیں (آمین) اور راحت وسکون والی زندگی عطا فرمائیں (آمین) اور جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائیں (آمین)

آپ کی نماز جنازہ آپ کے جانشین آپ کے ہی بیٹے داماد مولانا محمد عامر مدظلہ العالی نے ہی پڑھائی یہ بھی انہیں کی دی ہوئی ایک نشانی ہے، جو کہ انہیں کی جگہ اب امامت وخطابت کی ذمہ داری کو بااسلوبی ادا فرمارہے ہیں۔ ماشاءاللہ

آپ کی باقیات:

آپ نے اپنے اچھے اعمال کے ساتھ ایک خاتون جو کہ انتہائی منکسر المزاج باکردار، خوب سیرت وخوش اطوار زوجہ محترمہ اور ایک فرزند ارجمند جن کا نام نامی اسم گرامی فوزان خالد ہے بڑے ہی اچھے انسان ہیں، انتہائی بااخلاق، ہونہار ہونے کے ساتھ ساتھ معاشرے میں بڑے ہی محترم وقار اور عزت و پیار کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں دوسروں سے خندہ پیشانی سے ملنا تو ان کا طرۂ امتیاز ہے ماشاءاللہ، الحمد للہ، یہ موصوف بھائی جیسا کہ مذکور مسلم ایسوسی ایشن "ایمان" کے نام پر جو میں زیر تحریر کر چکا ہوں اس کے سکریٹری اور پریزیڈنٹ وصدر بھی رہ چکے ہیں اور اس کے علاوہ اسلامک ایکٹویٹیز یعنی کاموں میں کافی متحرک اور فعال ہیں، اللہ تعالی ان کو طول عمر اور مزید اچھا انسان بنائے، ان کے ساتھ پانچ شریف النفس بیٹیاں اور ننھے منے ذکاوت وحلاوت سے مبرا نواسیاں ونواسے اور پوتوں کو چھوڑا، ایک ننھا سا پیارا سا پوتا تو جس کا نام نامی اسم گرامی کمال فوزان ہے وہ بالکل حضرت کی شکل وصورت ہے، اللہ اس کو بھی ان جیسا ہی بنائیں (آمین)

اللہ تعالی ان کو اور ہم سب کو اپنے احکامات کو شریعت محمدیہ مطہرہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ (آمین)

(مولانا عبدالجبار صاحب مدظلہ العالی نیوزی لینڈ)